مرزا غلام احمد قادیانی کا

فاتح قادیان مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم يستنبئونک أحق هو قل اي وربي انه لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب! السلام علیٰ من اتبع الهدى

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری، کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کیلئے مأمور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں، تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا اگر...... میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اشد دشمنوں کی زندگی ہی میں ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں...... آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی وحی یا الہام کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں

عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی ہی میں ان کو نابود کر..... مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مھلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین! میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے تہمتوں اور بدزبانیوں میں ﴿لاتقف ما لیس لک به علم......﴾ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ ان ہی تہمتوں کے ذریعے سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ﴿ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق وأنت خير الفاتحين!﴾ آمین بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ الراقم عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود، عافاہ اللہ وایدہ مرقومہ یکم ربیع الأول ۲۵ھ۔ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء (بحوالہ مجموعہ اشتہارات ص۔ ۵۷۸ ج۔۳ مطبوعہ ربوہ)

جھوٹے نبی قادیانی کا اپنی بددعا (آخری فیصلہ) کے نتیجہ میں عبرتناک انجام

مرزا قادیانی نے اشتہار کے شروع میں ایک آیت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے جس کا ترجمہ مرزا قادیانی نے یہ کیا ہے۔ ''پوچھتے ہیں آپ کو (اے مرزا) آپ کا یہ مضمون ''آخری فیصلہ'' سچ ہے آپ کہیئے خدا کی قسم یہ بالکل سچ ہے''۔ جبکہ مرزا قادیانی کا ایک الہام یہ بھی ہے۔ (لو أقسم على الله لأ بره) جب میں اللہ پر قسم کھا کر کوئی بات کہہ دوں تو اللہ اسے ضرور پوری کرے گا۔ (البشری ۲/۱۲۲) مرزا قادیانی کا ایک اور الہام بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(انی أحافظ كل من فى الدار) ترجمہ...... ''اے مرزا! تیرے گھر کے ہر فرد کی میں (اللہ) حفاظت کروں گا''۔ مگر چونکہ ہر انسان اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے۔ ''قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ اللہ کا یہ فعل بھی ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں''۔ (بحوالہ استفتاء مصنفہ مرزا قادیانی، حاشیہ ص۔ ۷۔ ۸)

مرزا قادیانی اپنی بلائی ہوئی اس مصیبت میں فوری گرفتار ہو گئے ادھر مرزا کے اس اشتہار کو مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم نے اس کی خواہش کے مطابق اپنے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۶/ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا ادھر قادیان کی سرزمین جسے مرزا صاحب نے ''دار الأمان دار الشفاء'' قرار دیا ہوا تھا مرزا صاحب اور ان کے خاندان والوں پر تنگ ہو گئی۔ ''آخری فیصلہ'' کی اہل حدیث امرتسر میں اشاعت کے صرف ایک دن بعد یعنی ۲۷/اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا کو اپنے اہل و عیال سمیت بیماری کی وجہ سے قادیان چھوڑ کر تبدیلی آب و ہوا کیلئے لاہور جانا پڑا

؎ بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

(تاریخ احمدیت ص ۔ ۵۲۷، ج ۔ ۲، حیات طیبہ ص ۔ ۴۴۷، سلسلہ احمدیہ ص ۔ ۱۷۷، مجدد اعظم ص ۱۱۹۵، ج ۔ ۲)

لاہور کی سرزمین نے بھی مرزا کا ناپاک وجود قبول نہ کیا اور صرف ۱۳ ماہ بعد ہی، (مورخہ ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء) اس طرح باہر پھینک دیا جس طرح سمندر کسی متعفن لاش کو باہر پھینک دیتا ہے۔

مرزائیو! سنو! اپنے نبی کاذب کا فیصلہ جو بقول خود جس کی ہر بات، ہر قول، ہر فعل، ہر حرکت، ہر سکوت بحکم خدا تھا (ریویو ۱۹۰۳ء ص ۔ ۱۷۔۷۰) یہ صاحب اسی اشتہار ''آخری فیصلہ'' میں مولانا ثناء اللہ مرحوم کو لکھتے ہیں ''اگر میں ایسا ہی مفتری اور کذاب ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں'' ۔ مرزا اپنی اس دعا کے مصداق مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ جو کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں صادق تھے کہ زندگی میں ہی مورخہ ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل قریباً ساڑھے دس بجے دن کے مرض ہیضہ اس طرح کہ ''ایک بڑا دست آیا اور نبض بند ہو گئی'' (اخبار بدر قادیان ۶/ جون ۱۹۰۸ء ص ۔ ۲ کالم نمبر ۱ و سیرۃ المہدی ص ۔ ۱۱ حصہ اول)

موت کے بعد مرزا کے جنازہ کو جس مرحلے سے گزرنا پڑا وہ بھی کم عبرت انگیز نہ تھا، مرزا کا مدفن تو قادیان میں ان کا بنوایا ہوا ''بہشتی مقبرہ'' تھا لیکن چونکہ ان کی موت انبیاء مرسلین کی سنت کے برخلاف مدفن قادیان سے کوئی ستر میل دور احمدیہ بلڈنگ لاہور میں ہوئی، اس لئے انہیں بذریعہ ٹرین لاہور سے قادیان لے جانے کا فیصلہ ہوا جب مرزا کا جنازہ لاہور ریلوے سٹیشن لے جانے کیلئے احمدیہ بلڈنگ سے باہر نکالا گیا تو زندہ دلان لاہور کے مکینوں نے اس کا بڑا شاندار استقبال کیا۔ (ہفت روزہ ''اہل حدیث'' امرتسر ۱۸/ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو اپنی اشاعت میں لکھتا ہے)

راستے بھر مرزا کے جنازے پر اس قدر غلاظتیں اور پاخانے پھینکے گئے کہ ان کی لاش بدقت تمام اسٹیشن تک پہنچ سکی ؎ عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

فاتح قادیان و قاطع مرزائیت حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم، مرزا کی موت کے بعد عرصہ چالیس سال تک زندہ و سلامت رہے، اور قیام پاکستان کے بعد سرگودھا میں ان کی وفات ہوئی۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

وفات نبی کاذب مرزا غلام احمد قادیانی: ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ☆ وفات صادق حضرت مولانا ثناء اللہ مرحوم امرتسری: ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء

ترتیب: حافظ عبد الحمید عامر رئیس جامعہ علوم أثریہ جہلم